یا لیڈروں کے حالات نگاہ میں رکھے ہیں ۔ اور پھر کئی منتخب تاریخی تصویروں کو پیش کر دیا ہے۔

ابھی اس دائرے سے باہر وسیع تر میدانِ کار موجود ہے، جس پر زیادہ تر سیکولر ذہنیت کا قبضہ ہے اور ان کے اختیار کردہ موضوعات اور قصوں کے ذریعے خدا پرستانہ ذہن کے اہلِ قلم نے بچوں کے ذہنوں و کردار کی تعمیر کے لیے کچھ زیادہ تجربات نہیں کیے گئے ہیں ۔ محبانِ دین بالعموم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن و حدیث یا صحابہ کرام اور دوسری نیک ہستیوں کے علاوہ کوئی موضوع نہیں ہے اور یا پھر زیادہ سے زیادہ اپنی تاریخ کی اچھی اچھی جھلکیاں دکھا کر کام کیا جا سکتا ہے ۔ میرا مشورہ ہے کہ کچھ نئے لوگ اس خود عاید کردہ حدبندیوں کو توڑ کر آگے نکلیں اور علمِ کائنات، سائنسی ایجادات ، سائنسی فکشن ، احوالِ بر و بحر کے مطالعے کو موضوع بنائیں اور ان سارے راستوں سے خدا پرستی اور راستی اور نیکی کا کام ابھاریں ۔

اقلیم مجموعہ کلام (دیوان) جناب جعفر بلوچ ۔ ناشر: مکتبہ عالیہ اردو بازار، لاہور ۔ طباعتی معیار بہت اچھا ۔ قیمت :- ۳۰/- روپے ۔

اس نوجوان شاعر سے میرے دیرینہ مراسم ہیں ۔ جعفر ہمیشہ بہت محبت و احترام سے ملتا رہا ۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ فن میں پیش روی کے لحاظ سے وہ میرے لیے بزرگ ہوتا جا رہا ہے اور میرے دل میں اس کے لیے احترام میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۔ جعفر کو گردشِ ایام نے بہت چکر دیئے ، یہاں تک کہ آخری گھاؤ میں وہ اسے کالج کے استاد کی کرسی پر بٹھا گئی ۔ مگر اسے دیکھیں تو یہ فقیر عظمت مآب نہ تو استاد نظر آتا ہے ، نہ کرسی والا ، نہ شاعر ، بلکہ ایک خاموش اور حیرت زدہ سا نوجوان جو یہ سوچ رہا ہو کہ وہ کیا ہے اور کہاں آ گیا ہے ۔ پھر اس کی خاموشی کی جھیل میں سے کوئی مزاحیہ جملہ بلبلہ بن کر ابھرے گا یا اچانک فی البدیہہ کسی شخص یا واقعہ کے متعلق پھڑکتا ہوا ایک شعر نمودار ہو جائے گا ۔ تب آپ غور سے دیکھیں گے کہ یہ کیا اسرار ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس کے پاس کوئی خود ساختہ کمپیوٹر ہے ، جس پر موضوع ، بحر ، معیارِ زبان ، تراکیب و استعارات ، قافیہ و ردیف ، تخیل کا انداز وغیرہ کے بٹن دبا دیتا ہے اور تیزی سے

مطلوبہ شعر یا غزل یا نظم نمودار ہو کر محفل کے لیے حیرت افزا بن جاتی ہے۔ یا پھر اس نے طرز پر سوچیں تو ہو سکتا ہے کہ کوئی جن اُس کے قابو میں ہو اور طرفۃ العین میں دیوان بھی تیار کر سکتا ہو۔
خیر اب دو چار شعر (کسی انتخابی کاوش کے بغیر) پیش کیے جاتے ہیں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ جعفر کی شاعری مذاق نہیں ہے:

کہا شعور نے اُس وقت حرفِ قُم مجھ سے
کہ لاشعور جگانے سے جاگتا بھی نہ تھا

کیا ہے اس آیتِ افلاسِ بشر کی تاویل؟
دل کے ارشاد پہ ذہنوں کی گواہی نہ رہی

تفسیر ہو کیا خاک مرے خطِ جبیں کی
شارح بھی ہے کم فہم، نوشتہ بھی اَدق ہے

تا حشر فراموشِ زمانہ نہیں ہوں گے
وہ لوگ جنھیں یادِ محبت کا سبق ہے

جب اُٹھیں گُل کی دریدہ دامنی پر انگلیاں
ہو گئی پاگل وفورِ غم سے خوشبو اور بھی

یاد ہم ڈوبنے والوں کی تجھے آئے گی
جب ترے حسن کا چڑھتا ہوا دریا اترا

سحر کو راہ دکھانے کا کیا صلہ ہو گا
یہ سوچتے ہی ستاروں کی آنکھ بھر آئی

مطلع فاراں | نعتیہ مجموعہ، جناب حافظ لدھیانوی۔ ملنے کا پتہ: بیت الادب، ۳۴ جی راجہ روڈ، گلستان کالونی، فیصل آباد۔ تقسیم فی سبیل اللہ۔

اگر ہم عصر نعت نگاروں کو اشعار کی شکل دے کر ایک قصیدہ میں ڈھالا جائے تو اس کے مطلع کا ایک مصرع حافظ لدھیانوی ہوں گے اور دوسرا حفیظ تائب۔

میں نے حافظ صاحب کی شخصیت جس طرح منور پائی ہے مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ حضورؐ کے بارے میں اُن کے حقیقی جذبات و تاثرات کو الفاظ اور مصرعے اُٹھا نہیں سکتے۔ پھر بھی:

ع ہے میرا کام پیغامِ رسولِ ہاشمی لکھنا

بس بطور تبرک دو تین شعر ؎

اُٹھی جو نگاہ سوئے روضہ
اشکوں میں وجود ڈھل گیا ہے

نظروں میں ہے گلستانِ طیبہ
خوشبو سے بدن مہک اٹھا ہے